پہلے ہو اُن کی یاد کہ پائے جلا نماز
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

اذان کے قبل اور بعد

درود و سلام

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت اُستاذ العلماء شیخ الحدیث
والتفسیر الحاج علامہ مولانا خواجہ محمد رمضان محقق نوری علیہ الرحمہ

ناشر

مکتبہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جنوبی گیٹ غلہ منڈی ساہیوال
فون :- 77710

پہلے ہو اُن کی یاد کہ پائے جِلا نماز
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

اذان کے قبل اور بعد

درود و سلام

مولانا مُحمّد رمضان محقق نوری علیہ الرحمہ

ناشر
مکتبہ اِمام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
جنوبی گیٹ غلہ منڈی ساہیوال فون: 77710

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب :- درودوسلام
مؤلف :- مولانا محمد رمضان محقق نوری علیہ الرحمہ
موید :- صاحبزادہ محمد محب اللہ صاحب نوری
اہتمام :- مولانا غلام مصطفےٰ نوری ساہیوال
مطبع :- فریدیہ پریس لیاقت چوک ساہیوال
کتابت :- منظور احمد فریدی ساہیوال
ہدیہ :- -/۱۲ روپے

ناشر
مکتبہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
جنوبی گیٹ غلہ منڈی ساہیوال فون: 77715

در نعت اکرم حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واہ کیا جود و کرم ہے شاہِ بطحا تیرا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑہ تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا! عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

آسمان خوان، زمین خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے؟ تیرا تیرا

مَیں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا مُنہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنویں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجا میرا چھینٹا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اُس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سُورج وہ دل آرا ہے اجالا تیرا

دِل عبث خوف سے پتّا سا اُڑا جاتا ہے
پلّہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مُجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پُوچھتے ہیں ہائے نکمّا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار خطاوار گنہ گار ہوں میں ۔۔۔ رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے ۔۔۔ محو و اثبات کے دفتر پہ کروڑا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دُھلیں ۔۔۔ کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

کس کا مُنہ تکیے کہاں جائیے کس سے کہیے ۔۔۔ تیرے ہی قدموں پہ مِٹ جائے یہ مالا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا ۔۔۔ تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

موت سُنتا ہوں ستم تلخ ہے زہرابۂ ناب ۔۔۔ کون لا دے مجھے تلوؤں کا غسالہ تیرا

دُور کیا جانیے بدکار پہ کیسی گزرے ۔۔۔ تیرے ہی دَر پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقے مجھے اِک بُوند بہت ہے تیری ۔۔۔ جس دِن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم طیبہ و بغداد جدھر کیجیے نگاہ ۔۔۔ جوت پڑتی ہے تری نُور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رِضا اُس کو شفیع

جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا برادرانِ اسلام اہلِ سنّت کے نزدیک اذان سے پہلے درود و سلام باآواز بلند ہو یا آہستہ، ہر طرح جائز و مستحب و مستحسن ہے، دلائل ملاحظہ فرمائیں - قرآن مجید میں ہے يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۲۲ ع ۴) اے ایماندارو! تم بھی اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" یہ آیت مطلق و عام ہے۔ اس میں کسی قسم کی تقید و تخصیص نہیں، لہذا تمام اوقاتِ ممکنہ میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا اس آیت کے دائرۂ اطلاق سے ثابت ہے۔ اس کی تشریح میں شرح شفا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ج ۳ ص ۴۴۷ میں ہے۔ اَنَّهٗ تَعَالٰى لَمْ يُوَقِّتْ ذٰلِكَ لِيَشْمَلَ سَائِرَ الْاَوْقَاتِ یعنی اللہ تعالیٰ عزّوجل نے اس امر صلوٰۃ کا وقت معین نہیں فرمایا۔ تاکہ تمام اوقات کو شامل رہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں ہے۔ فِيْ صَلٰوتِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ وَفِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ۔ (جلاء الافہام ص ۲۵۲) یعنی اپنی نمازوں اور مسجدوں اور ہر مقام میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو۔ لہذا مطلقاً ہر جگہ اور ہر وقت درود شریف پڑھنا جس میں اذان کا مقام و وقت بھی داخل ہے کلامِ الٰہی عزّوجل سے مامور و ثابت ہے۔

فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ ص ۳۶۵ میں ہے کہ یہ بھی حکم خدا عزّوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ جہاں خاص حکمِ شرعی نہ ہو وہاں عام حکمِ شرعی سے استدلال کرنا جائز ہے۔ بلفظہ

قرآن مجید سے بکثرت درود شریف پڑھنے کی ترغیب

آیۂ مذکورہ کے پہلے حصّے کا ترجمہ بلحاظ قواعد عربیہ یہ ہے "یقیناً اللہ تعالیٰ عزّوجل اور اس کے تمام فرشتے اس نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف ہمیشہ بھیجتے رہتے ہیں" اور اس خبر دینے کے بعد ایمانداروں کو درود شریف پڑھنے کے حکم دینے میں اللہ تعالیٰ عزّوجل اور فرشتوں کے ساتھ تخلق و اقتدار اور بکثرت صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی ترغیب و تاکید ہے جیسا کہ نص مذکور کا مشار و مفاد ہے اور القول البدیع امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۲۶، ۲۷، مطالعہ المسرات ص ۶، ۱۳، ۲۱، ۲۲ - اور جلاء الافہام ص ۸۹، ۲۳۳ اور خفاجی ج ۳ ص ۴۴۳ میں بالتصریح مذکور ہے لہذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا بھی بوجہ مذکور مرغوب و پسندیدہ ہے۔ کیونکہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ عزّوجل اور فرشتے درود شریف بھیج رہے ہوتے ہیں۔ بناءً علیہ قبل از اذان درود شریف پڑھنے والے فرشتہ صفت انسان ہیں نہ کہ بدعتی۔

مومن کا درود شریف دعا ہے

ہماری طرف سے صلوٰۃ (درود شریف پڑھنا) بلاشبہ دعا ہے چنانچہ فتاویٰ شامی ص ۵۲۰ ج ۱، مطالعہ المسرات ص ۱۶ اور جلاء الافہام ص ۲۷۰ میں مذکور ہے وَالتَّظْمُ مِنَ الْجِلَاءِ اَنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَبْدِ ھِیَ دُعَاءٌ یعنی بندہ کی طرف سے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰہ پڑھنا دعا ہی ہے اور آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر میں شرح شفاء ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ص ۴۴۳ ج ۳ باب رابع کے اوائل میں صَلُّوْا عَلَیْہِ کی تشریح میں ہے اَیْ اُدْعُوْا لَہٗ یعنی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دعا کرو "مطالع المسرات" ص ۲۲ اور زرقانی علی المواہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۳۲۸ ج ۲ میں ہے۔ فَالْمُرَادُ بِقَوْلِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ یعنی صلوا علیہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے رب سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے (زیادتی) صلوٰۃ کی دعا کرو۔ (فائدہ) خفاجی ص ۴۴۵ ج ۳ میں اہل علم تا دبا و امتیازاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے لفظ صلوٰۃ سے دعا کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور دعا ہر وقت جائز ہے، قرآن کریم میں ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب بھی کوئی دعا کرے، میں قبول کرتا ہوں، اِذَا دَعَانِ عام ہے اور قبل اذان کو شامل ہے بلکہ ثابت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے پہلے حمد و دعا کیا کرتے تھے۔

اذان سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ

مختصر سنن منذری ص ۲۸۳ ج ۱، وفاء الوفا ص ۵۲۹ ج ۲، عون المعبود ص ۲۰۴ ص ۱، اخبار مدینہ لابن النجار ص ۸۶، بذل المجہود ص ۲۹۸ ج ۱، سنن بیہقی ص ۴۲۵ ص ۱، سعایہ ص ۱۹ ج ۲، ابوداؤد ص ۷۷ ج ۱، جمع الفوائد ص ۱۱۳ ج ۱ میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سے ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ خاتون فرماتی ہیں کہ میرا گھر مسجد پاک کے ارد گرد والے اونچے مکانوں سے تھا، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر صبح کی اذان کہتے تھے، صبح صادق سے پہلے آتے اور اس کی

چھت پر بیٹھ کر وقت کا انتظار کرتے، جب صبح صادق ہو جاتی تو کھڑے ہو کر کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِیْنُكَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَكَ ثُمَّ یُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُہٗ تَرَكَ ھٰذِہِ الْكَلِمَاتِ لَیْلَۃً وَّاحِدَۃً ط

ترجمہ: اے اللہ۔ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش پر مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں، پھر (حمد و دعا کے بعد) اذان کہتے تھے۔ فرماتی ہیں، اللہ تبارک تعالیٰ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اِن کلمات کو کسی رات چھوڑا ہو۔" اس حدیثِ پاک سے معلوم ہُوا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اذان سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ عزّوجل سے استعانت اور لوگوں کی ہدایت اور دین اسلام کی تقویت کی ہمیشہ دعا مانگا کرتے تھے۔ یہ حدیث حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی موید ہے کہ کسی کا اس سے انکار ثابت نہیں حالانکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہمیشہ ان کلمات کو جہری آواز سے کہا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اُونچے مکان کی چھت پر ہوتے تھے اور مائی صاحبہ اِن کلمات کو اپنے گھر میں سنتی تھیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی اذان ہمیشہ ایسی تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اذان سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے، غلط فہمی یا غلط بیانی کے مترادف ہے اور جب دعا ثابت ہوئی تو درود شریف جس کی دعا کے ساتھ پڑھنے کی سخت تاکید ہے اور اس کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی، خود بخود ثابت ہو گیا بلکہ درُود شریف خود دعا ہے اور پڑھنے والے کے لئے تمام دعاؤں کا بدل اور کفایت کرنے والی دُعا ہے، حدیث صحیح میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کی اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ كُلَّھَا۔

ان کلمات کی تشریح زرقانی ص ۳۵۹ ج ۶۔ اور الترغیب والترہیب منذری ص ۵۰۱ ج ۲۔ اور خفاجی ص ۴۹۲ ج ۳۔ اور جلاء الافہام ص ۳۴ میں ہے۔
وَالتَّظْمُ مِنَ الْجِلَاءِ اَیْ اَجْعَلُ دُعَائِیْ کُلَّہٗ صَلٰوۃً عَلَیْکَ یعنی اپنی تمام دعاؤں کی جگہ درود ہی پڑھوں گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اِذًا یُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ یعنی ایسا کریگا (دعاؤں کی بجائے درود پڑھے گا) تو یہ تمہارے فکر وغم مٹانے کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
القول البدیع ص ۱۳۹ میں حدیث مذکور کی تشریح یوں ہے۔ اُصَلِّیْ عَلَیْکَ بَدَلَ مَا اَدْعُوْ بِہٖ لِنَفْسِیْ یعنی اپنی سب دعاؤں کے بدلے (یارسول اللہ) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لہذا دعا کی بجائے درود شریف پڑھنا صحابی کی سنّت اور نظر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پسندیدہ ہے۔ اور یہ ثابت و محقق کہ شے کا بدل حکماً شے ہی ہوتا ہے۔ اور ایسے مقاموں میں ایک دعا کی جگہ دوسری کسی مناسب دعا کرنے سے اقتدا و استحباب ادا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ عملِ اُمّت اور کتبِ معتبرہ سے ثابت ہے۔ مصنف عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ص ۳۶۸ ج ۲ وکنز العمال میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے ہے شَیْئٌ خَیْرٌ مِنْ لَاشَیْئٍ یعنی کچھ کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے۔ لہذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا دعا ہے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی سُنّت ہے اور کچھ نہ پڑھنے سے بہتر ہے۔

مستحب پر دوام بھی مستحب ہے

حدیث پاک میں ہے۔ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ مَا دُوْوِمَ عَلَیْہِ یعنی اللہ عزّوجل

کے ہاں سب سے محبوب وہ عمل ہے جس پر مداومت کی جائے۔ اس کے تحت نووی شرح مسلم ص ۲۶۶ ج ۱ میں ہے وَفِیْہِ الْحِثُّ عَلَی الْمُدَاوَمَتِہٖ عَلَی الْعَمَلِ یعنی اس حدیث پاک میں عمل پر ہمیشگی کرنے کا شوق دلانا ہے چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے پہلے صلوٰۃ وسلام پر دوام بھی پسندیدہ ہے۔ فتاویٰ ثنائیہ مؤلفہ ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد ص ۳۴۶ ج ۱ میں ہے۔ " امت اگر مستحب کے اوپر ہمیشگی کرے تو وہ مستحب ہی رہے گا اور فاعل کو ثواب ملے گا۔"

اذان سے پہلے اور پیچھے صلوٰۃ وسلام

فتاویٰ رضویہ مبارکہ ص ۵۱۲ ج ۲ میں اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے استفتار کے جواب میں ہے کہ وہ فرداً مستحب ہے اور اصلاً فرد فرض ہے اور فرمایا " رب عزوجل کا حکم مطلق ہے"۔ اس میں کوئی استثنار فرما دیا ہے کہ مگر اذان کے بعد نہ بھیجو، جب پڑھا جائے گا اسی حکم الٰہی کا امتثال ہو گا۔ لہٰذا ہر بار درود شریف پڑھنے میں ادار فرض کا ثواب ملتا ہے" بلفظہ بعد اذان کا ذکر اس لیے ہے کہ سوال بعد اذان کے متعلق تھا اور یہ دلیل قبل اذان درود شریف پڑھنے کے استحباب کو بھی ثابت کرتی ہے کیونکہ لفظ فرد اور لفظ ہر بار اور عدم استثنار میں اذان کا اول و آخر یکساں ہے اور امام اہل سنت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا متقضائے ذوق بھی یہی ہے، نیز آیہ مذکورہ میں مطلق صلوٰۃ کا حکم ہے۔ لہٰذا تمام اوقات کے علاوہ درود شریف کے تمام صیغوں کو بھی شامل ہے۔

حرمین شریفین میں اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام

تہجد کے وقت سے مؤذن میناروں پر جا کر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام با آواز بلند عرض کرتے رہتے تھے جس سے نماز صبح سے پہلے حضورؐ کی یاد اور نماز میں ضیاء وجلاء رہے ے

پہلے ہو اُن کی یاد کہ پائے جلاء نماز
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

(حدائق بخشش مع حاشیہ ص ۹۵)

اِس سے معلوم ہوا کہ امامِ اہلِ سنت عظیم البرکت علیہ الرحمہ کے نزدیک اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنا نہایت محبوب و پسندیدہ ہے، اس اسے نماز مزید ضیاء پاتی ہے، رہا بعض کا خیال کہ خلفائے راشدین سے پڑھنا بالخصوص پڑھنا ثابت نہیں تو اس کا جواب یہ بھی ہے کہ یہ حضرات مؤذن رہے ہی نہیں اور نہ ہی عدم نقل عدم وقوع کی اور نہ ہی عدم وقوع عدم جواز کی دلیل ہے چنانچہ فتح الباری ص ۱۰۵ ج ۲ میں مصرح ہے۔ لٰہذا یہ خیال غلط ہے۔

بوقت اذان درود شریف کے استحباب پر ۹۰۰ سال پہلے کا فتویٰ

شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۴۷۶ھ تا ۵۴۴ھ) ص ۶۶ ج ۲ اور شرح شفاء ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۱۶۴ ج ۳ میں درود شریف پڑھنے کے مستحب مقامات کے شمار میں ہے اَوْعِنْدَ الْاَذَانِ یعنی بوقت اذان

درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور کلمہ "عند" اذان کے اوّل و آخر دونوں کو عام ہے اور ظاہر و متبادر اوّل ہے چنانچہ سعایہ ص ۴۱ ج ۲ میں "عند الاقامہ الخ" کی تشریح میں ہے يُسْتَفَادُ مِنْهُ بِظَاهِرِهٖ اِسْتِحْبَابُهٗ عِنْدَ شُرُوْعِ الْاِقَامَةِ كَمَا هُوَ مُتَعَارَفٌ فِيْ بَعْضِ الْبِلَادِ یعنی اس عبارت (عند الاقامہ) سے بظاہر تکبیر شروع کرتے وقت درود شریف پڑھنے کا استحباب مستفاد ہوتا ہے لہذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب اور مدّتِ مدیدہ سے مصرح و مفتیٰ بہ ہے، پھر جب تکبیر سے پہلے جائز ہے تو اذان سے پہلے بطریقِ اولیٰ جائز ہے کیونکہ اذان کا وقت فراخ ہوتا ہے اور مدصوت و مرغوب۔

آٹھ سو سال پہلے اذان کے ساتھ درود شریف کا رواج

القول البدیع ص ۱۹۲۔ اور فتاویٰ ابنِ حجر مکی ص ۱۳۱۔ ج ا میں ہے اِلَّا الصُّبْحَ وَالْجُمُعَةَ فَاِنَّهُمْ يُقَدِّمُوْنَ ذٰلِكَ فِيْهِمَا عَلَى الْاَذَانِ یعنی مؤذن اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے لیکن صبح اور جمعہ میں اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے۔ القول البدیع میں اس کے متعلق مذکور ہے وَالصَّوَابُ اَنَّهٗ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ يُوْجَرُ فَاعِلُهٗ بِحُسْنِ نِيَّتِهٖ یعنی درست یہ ہے کہ (بوقتِ اذان صلوٰۃ و سلام) بدعت حسنہ یعنی مستحب ہے، اس کے پڑھنے والے کو حسنِ نیّت پر اجر دیا جائے گا۔ کشف الغمہ امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۷۸ ج ا میں ہے اَمَرَ الْمُؤَذِّنِيْنَ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِلٰى اَنْ قَالَ)، اَمَرَ بِهَا اَهْلَ الْاَمْصَارِ

وَالتَّقْوٰی فَجَزَاہُ خَیْرًا یعنی عادل بادشاہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۵۸۹ھ) نے مؤذنوں کو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا امر فرمایا اور تمام شہروں، دیہاتوں اور قصبوں میں رہنے والوں کو اس کا امر فرمایا، اللہ تعالیٰ عزوجل انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے، اس سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسلام مسلمانوں میں پہلے سے مروج ہے، کوئی نئی ایجاد نہیں۔

فائدہ

بدعت حسنہ حقیقت میں بہتر اور حسین کام کا نام ہے، حضرت عمر اور ابنِ عمر علیہما الرضوان اسے نعم، نعمتِ واحب یعنی اچھی اور پیاری فرمایا ہے جیسا کہ بخاری شریف ص ۲۶۹ ج ۱، ابنِ ابی شیبہ ص ۴۰۶ ج ۲ کی احادیث سے ثابت ہے اور مانعین کے پیشواؤں نے اسے سنت کہا ہے چنانچہ اشرفیہ اشرف علی تھانوی ص ۸۰، جلد ۴، براہینِ قاطعہ ص ۱۴۔ اور فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲۷ میں مصرح ہے، فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت یہ ہے "جس کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں وہ سُنّت ہی ہے"۔

احادیث سے درود شریف پڑھنے کا ثبوت

احادیثِ مبارکہ میں بکثرت درود شریف پڑھنے کی ترغیب اور حکم ہے، نسائی شریف ص ۲۰۳ ج ۱ میں ہے اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو"۔ اور الترغیب ص ۵۰۰ ج ۲۔ اور

خفاجی ص ۴۹۰ ج ۳ میں ہے اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ صَلوٰۃً عَلَیَّ "یقین جانو کہ مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھنے والے قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہوں گے" خفاجی میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور القول البدیع ص ۱۵۵ اور جامع صغیر ص ۵۳ ج ۱ میں دو حدیثوں میں ہے اَکْثِرُوْا الصَّلوٰۃَ عَلَیَّ "مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرو" خفاجی شرح شفا شریف ص ۴۶۳ ج ۳-۱ اور جلاء الافہام ص ۲۵۸ میں مذکور ہے کہ امام شافعی علیہ الرحمہ ہر حال میں کثرت سے درود پڑھنے کو پسند کرتے تھے۔ ان احادیث اور روایات میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کا لامحدود حکم اور راہنمائی ہے جو اذان سے پہلے وقت کو یقیناً شامل اور مسئلہ مذکور کا موید ہے۔ لہذا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا احادیث سے بھی ثابت ہوا۔ خصوصاً اہلِ سنّت کے لیے، کہ اُن کی علامت درودِ پاک کثرت ہے چنانچہ القول البدیع ص ۳۳ میں ہے۔ وَاِنَّ عَلَامَتَہٗ اَھْلِ السُّنَّۃِ اَلْکَثْرَۃُ مِنْھَا یعنی درود شریف کی کثرت اہلِ سنّت کی علامت ہے۔

کُتبِ فقہ سے ثبوت

فتاویٰ شامی ص ۵۱۸ ج ۱ طحطاوی علی المراقی ص ۱۶۲، طحاوی علی الدر ص ۲۲۸ ج ۱، بحر الرائق ص ۳۲۶ ج ۱، غایۃ الاوطار ص ۲۲۲ ج ۱۔ اور در المختار ص ۵۹۔ ج ۱ میں ہے وَالتَّنْظُمُ مِنْہُ وَمُسْتَحَبَّۃٌ فِیْ کُلِّ اَوْقَاتِ الْاِمْکَانِ یعنی تمام امکانی اوقات میں درود شریف

پڑھنا مستحب ہے، اور مدارج النبوۃ کی عبارت ہے۔ "صلوٰۃ بر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم در جمیع اوقات مستحب و مستحسن است" یعنی نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر درود شریف پڑھنا تمام وقتوں میں مستحب و مستحسن ہے اور مؤذن کو قبل از اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنا ضرور ممکن ہے۔ ف اوقات امکان اس لئے کہا گیا ہے کہ انسان بعض اوقات پڑھنے پر قادر نہیں ہوتا مثلاً حالتِ نیند وغیرہ۔

ہر ضروری کام سے پہلے درُود شریف کا استحباب

کتاب الاذکار امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۳۰۶ ج ۱۔ اور سعایہ ص ۵۔ ج ۱ شامی ص ۵۱۸ ج ۱، مطالع المسرت ص ۹، ۲۵، بہار شریعت ص ۸۷ ج ۳، غایۃ الاوطار ص ۲۴۲ ج ۱ میں درود شریف پڑھنے کے مستحب مقامات کے شمار میں ہے۔ وَبَیْنَ یَدَیْ سَائِرِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ یعنی تمام ضروری امُور سے قبل درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اس امورِ مہمہ کا ترجمہ غایۃ الاوطار اور بہارِ شریعت ہے "ضروری کام اور بڑے کام" اور مطالع المسرات ص ۱۳ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ عزّوجل کے قریب کرنے والے تمام کام امورِ مہمہ ہیں اور تمام ضروری کام ہیں، سعایہ ص ۵ ج ۱۔ اور کتاب الاذکار نووی ص ۳۰۶ ج ۱ میں امام شافعی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے کہ ہر مطلوب کام سے قبل خدا تعالیٰ عزّوجل کی حمد وثنا اور درود شریف پڑھنا بہت پیارا کام ہے۔ اذان ضرور امورِ مہمہ سے ہے، مطلوب اور ضروری کام ہے کہ قربِ الٰہی کا خاص ذریعہ، اسلامی شعار، بڑے اسلامی فریضے کا اعلان اور نسبتِ مؤکدہ قریب بواجب ہے لہٰذا اس سے پہلے درود شریف پڑھنا پیارا اور مستحب ہے۔

ہر اچھے کام سے قبل درود شریف کا استحباب

القول البدیع ص ۶، ۱۷۱ میں ہے وَافْتِتَاحِ كُلِّ كَلَامٍ یعنی ہر کلام شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے، تفسیر رُوح البیان ص ۱۵۱ ج ۳ میں ہے وَعِنْدَ ابْتِدَاءِ كُلِّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ یعنی ہر اچھا کام شروع کرنے سے پہلے درود شریف مستحب ہے اور مدارج النبوۃ ص ۳۲۴ ج ۱ میں ہے "نزد افتتاح کلامِ غیر منہی عنہ" یعنی ہر غیر ممنوع کلام سے پہلے درود درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور اذان بلاشک وشبہ اچھی کلام ہے لہذا اس سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے نیز اذان ذکر ہے، ہدایہ ص ۹۰ ج ۱ میں ہے لِاَنَّهٗ ذِكْرٌ اور ذکر سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ چنانچہ شامی ص ۵۱۸ ج ۱، تفسیر قرطبی ص ۲۳۷ ج ۱۴۔ اور نیشاپوری ص ۳۱ ج ۲۲۔ اور تفسیر رُوح البیان ج ۷ ص ۲۳۰ ہے والنظم من الرّوح وَيُصَلّٰى قَبْلَ الْاِشْتِغَالِ بِالذِّكْرِ مُنْفَرِدًا اَوْ مُجْتَمِعًا یعنی ذکر کے ساتھ مشغول ہونے سے پہلے درود شریف پڑھے اکیلا ہو یا جماعت میں۔

حدیث شریف شروع کرنے سے پہلے درود شریف

القول البدیع ص ۶، ۱۷۱، غایۃ الاوطار ص ۴۴۲ ج ۱، بہار شریعت ص ۸۷ ج ۳ مطالع المسرات ص ۲۵، مدارج النبوۃ ص ۳۲۴ ج ۱۔ اور شامی ص ۵۱۸ ج ۱ میں ہے وَالنَّظْمُ مِنْهُ وَعِنْدَ قِرَاءَةِ الْحَدِيْثِ اِبْتِدَاءً وَانْتِهَاءً یعنی حدیث پاک پڑھنے سے اول آخر درود شریف پڑھنا مستحب

ہے۔ فتح الباری شرح بخاری ص ۹ ج ۱ میں ہے کہ امام احمد علیہ الرحمہ حدیث
شریف لکھنے سے پہلے درود شریف زبان سے بھی پڑھا کرتے تھے اور اذان
یقیناً حدیث ہے لہٰذا اس سے پہلے درود شریف مستحب ہے حدیث رسول کی نیت
اور تیاری میں محبوبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ خصوصاً اہلِ
محبت کو آپ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد (ذکر) کے وقت درود شریف
پڑھنا مستحب ہے۔ تفسیر روح البیان ص ۲۲۳ ج ۷ میں ہے۔ وَیُصَلِّیْ عِنْدَ
خُطُوْرِ ذٰلِکَ الْجَنَابِ بِبَالِہٖ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اپنے دل میں
یاد کے وقت درود شریف پڑھے، نیز درود شریف پڑھنے سے مسلمانوں کو اذان
شروع ہونے کی اطلاع ہو جاتی ہے جس سے وہ تمام کلماتِ اذان سن سکتے ہیں
ورنہ کثرتِ مشاغل اور غفلت کے پُرآشوب دور میں کچھ کلماتِ اذان کے سماع
سے محرومی ہو سکتی ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ ضروری اعلان پہلی دفعہ بسا اوقات
صحیح نہیں سمجھے جا سکتے لہٰذا تکرار سے اعلان کر دیے جاتے ہیں تو یہ اذان
جو اعلانِ نماز ہے اس کے ابتدائی کلمات بھی غیر مسموع ہو سکتے ہیں لہٰذا درود
شریف پڑھنے میں سامعین کی اعانت اور مدد ہے اور تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ
التَّقْوٰی کے تحت مستحسن ہے۔

ائمۂ مانعین کے استدلال سے اہلِ سنّت کی تائید

نیل الاوطار قاضی شوکانی ص ۸ ج ۱ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَّا یُبْدَأُ فِیْہِ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَھُوَ قَطْعٌ
یعنی ہر اچھا کام (قول و فعل) جو اللہ تعالیٰ عزّوجل کی حمد اور مجھ پر درود شریف

پڑھنے کے ساتھ شروع نہ کیا جاتے اس میں برکت نہیں یا قلیل البرکت ہے۔
اس حدیث سے قاضی شوکانی (غیر مقلد) نے شروع کتاب سے پہلے اور امام ابن قیم نے درج ذیل حدیث سے ہر اچھی کلام سے پہلے درُود شریف پڑھنے کو مستحب ثابت کیا ہے۔ جلاء الافہام ص ۲۶۱ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ کَلَامٍ لَّایُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَیُبْدَأُ بِہٖ وَبِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ یعنی ہر کلام جس میں اللہ تعالیٰ عزّوجل کے ذکر اور مجھ پر درُود شریف سے ابتداء نہ ہو وہ برکت سے خالی ہے۔

(ف) حدیث اول مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۴ ج ۱، کنز العمال ص ۱۴۰ ج ۱، التعلیق المجلی ص ۵، عمدۃ الرایہ ص ۲ ج ۱، سعایہ ص ۵ ج ۱۔ اور اور حدیث ثانی جامع صغیر سیوطی ص ۹۱ ج ۲، نبراس ص ۴۔ اور مطالع المسرات ص ۴ میں بھی بطور استدلال و تائید مذکور ہے اور اذان بھی اچھا کام و کلام ہے تو اس سے پہلے بھی درود شریف پڑھنا موجب برکت اور مستحب ہے۔

اباحت اصلیہ بھی ہمارے مدعا کی دلیل ہے

اشیاء میں اباحت و جواز اصل ہے چنانچہ جواز معتبرہ میں مصرح ہے اور اصل محتاجِ دلیل نہیں ہوتا اور اشیاء کی کراہت و ممانعت خلاف اصل اور محتاج دلیل خاص ہے، لہٰذا مانعین کے پاس قبل اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے خلاف دلیل کا نہ ہونا بھی بوجہ اباحت اصلیہ اس کے

پڑھنے کا ثبوت ہے۔

باآوازِ بلند درود شریف پڑھنے کی افضلیت پر محدثین کا فتویٰ

درود شریف باآوازِ بلند پڑھنا بلا کراہت اور بلا شک و شبہ جائز و افضل ہے چنانچہ اطلاقِ ادلہ کا مقتضیٰ ہے اور القول البدیع ص ۲۴۸ اور کتاب الاذکار امام نووی ص ۳۲۰ ج ۱ میں ہے کہ حدیثِ پاک اور حدیثِ پاک کے ہم معنیٰ کلامِ پاک پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ ذکرِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت اَنْ یَرْفَعَ صَوْتَہٗ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَالتَّسْلِیْمِ وَلَا یُبَالِغُ فِی الرَّفْعِ مُبَالَغَۃً فَاحِشَۃً وَّمِمَّنْ نَصَّ عَلٰی رَفْعِ الصَّوْتِ الامام الحافظ ابوبکر الخطیب البغدادی واخرون یعنی اپنی آواز کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کے ساتھ بلند کرے اور فاحش مبالغہ نہ کرے اور باآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھنے پر نص و تصریح فرمانے والوں سے ابوبکر خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر محدثین حضرات ہیں۔ اقوال البدیع میں عبارت گذشتہ کے بعد مذکور ہے فَلَا شَکَّ اَنَّہٗ لَا یُکْرَہُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِھَا یعنی بلند آواز سے درود شریف پڑھنا ہرگز مکروہ نہیں، نیز اس میں سامعین کے لیے فوائد ہیں، لہٰذا بلند آواز سے درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

درود شریف اذان کی جز نہیں بنتا

درُود شریف چونکہ برکت کے لیے پڑھا جاتا ہے جسے عوام اچھی طرح جانتے ہیں اور اچھے کاموں سے پہلے پڑھا کرتے ہیں اور اور کسی کام کا جزُ نہیں سمجھتے۔ لہٰذا اذان سے پہلے پڑھنے میں بھی جزُ سمجھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا اذان کے درمیان خاص وقفہ ہو یا نہ ہو ہر طرح جائز ہے۔ اذان کے ساتھ ملا کر پڑھنا کہ سُننے والے کو اذان کی طرح ہی معلوم ہو، مناسب نہیں۔ طرز و لہجہ وغیرہ کا امتیاز ضروری ہے جیسا کہ معمول ہے۔ امامِ اہلِ سنّت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ ص ۴۷۷ - ج ۲ میں فرماتے ہیں کہ درود شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے فصل چاہیئے یا درُود شریف کی آواز آوازِ اقامت سے ایسی جدُا ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو درود شریف جزوِ اقامت نہ معلوم ہو۔ بلفظہ۔ اور اقامت بھی اذان ہی ہے۔ لہٰذا اذان کا بھی یہی حکم ہے بلکہ اذان میں بہ نسبت اقامت اولیت کا حکم ہے کہ اس میں فراخیٔ وقت اور کانوں میں اُنگلیاں ڈالنے کا امتیاز زائد ہے۔ نیز اذان میں زیادہ وقت لگانا مستحب ہے اور اذانوں کا تعدد بھی جائز ہے۔ بخلافِ اقامت جس سے واضح ہوا کہ اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا بلاشک و شبہ جائز اور مستحب ہے۔ نیز حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل مذکور الصدر سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ قبل از اذان کچھ

پڑھنے سے خواہ مخواہ جزئیت ثابت نہیں ہوتی۔

اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدعت نہیں ہے

جب قرآنِ مجید، حدیث پاک اور فقہ حنفی سے اس کا استحباب اور جواز ثابت ہوا تو اسے بدعت کہنے کا کوئی جواز نہیں کیونکہ جو شرعی دلیل سے ثابت ہو وہ بدعت نہیں، معالم السنن خطابی ص ۱۲ ج ۷، فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۲۱۳ ج ۱۳، ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ص ۲۴۲ ج ۱۰۔ اور عون المعبود شرح ابوداؤد ص ۳۳۰ ج ۴ بالفاظ متقاربہ ہے۔ وَالنَّظْمُ مِنَ الْفَتْحِ وَالْاِرْشَادِ وَمَا كَانَ لَهٗ اَصْلٌ يَدُلُّ عَلَيْهِ الشَّرْعُ فَلَيْسَ بِبِدْعَتِهٖ یعنی جس کی کوئی شرعی دلیل ہو وہ بدعت نہیں۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهُ الْمُعَلّٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ وَالْاَحْبَابِ بِلَاحَدٍّ وَلَاحِسَابٍ،

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن درود
گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دُولہا پہ دائم درُود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سِوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہُوتِ خلوت پہ لاکھوں درُود
شاہِ ناسُوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سُننے والے وُہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زُباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
مَوجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰہ اَللّٰہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صُورت پہ لاکھوں سلام

مُجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم) (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ)

ہماری مطبوعات

جسمِ بے سایہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شافیہ کافیہ

دار العمل دار الخیر

ذکراً کثیراً

اُسوۂ حسنہ

یؤمنون یوقنون

میلاد شریف

کھانا سامنے رکھ کر ختم شریف پڑھنا

ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

معانقۂ عید

شہنشاہِ کون

غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں

تبرکات کے آداب و فضائل

وصایا شریف

عرفانِ شریعت

حیات حضرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز

مکتبہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
جنوبی گیٹ غلہ منڈی ساہیوال
فون 77710